

فراق گورکھپوری

(1896ء - 1982ء)



ان کا نام رگھوپتی سہائے، اور فراق تخلص تھا۔ شاعری انھیں ورثے میں ملی تھی اور ان کے والد منشی گورکھ پرشاد عبرت گورکھپوری اپنے وقت کے مشہور شاعر تھے۔ فراق بھی بچپن ہی سے شعر کہنے لگے اور انھوں نے نظم، غزل، رباعی وغیرہ شعری اصناف میں طبع آزمائی کی۔ ان کا شمار اردو کے اہم شعرا میں ہوتا ہے۔ 1917ء میں کانگریس میں شامل ہوئے اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ الہ آباد یونیورسٹی میں انگریزی کے استاد تھے۔

فراق کا کلام انسانی عظمت اور دردمندی کے احساس سے بھرا ہوا ہے۔ انھوں نے عشقیہ معاملات کے ساتھ ساتھ زندگی کے دیگر مسائل کو بھی موضوع بنایا ہے۔ ان کی زبان میں گھلاوٹ اور مٹھاس ہے۔ انھوں نے عشق کے معاملات کو اکثر بالکل نئے ڈھنگ سے پیش کیا ہے اور بعض نئے مضامین بھی استعمال کیے ہیں۔ رباعی میں انھوں نے سنسکرت کے سنگھار رس سے استفادہ کرتے ہوئے معشوق کو ایک نئے اور دلکش گھریلو رنگ میں پیش کیا۔

’نغمہ ساز‘، ’غزلستان‘، ’شعرستان‘، ’بشنمستان‘، ’روح کائنات‘، ’گل نغمہ‘، ’روپ‘ اور ’گلبانگ‘ کے نام سے کئی شعری مجموعے شائع ہو کر مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ انھوں نے اعلیٰ درجے کی تنقید بھی لکھی۔ ان کی نثری کتابوں میں ’اندازے‘ اور ’اردو کی عشقیہ شاعری‘ معروف ہیں۔ فراق گورکھپوری کو گیان پیٹھ ایوارڈ اور دوسرے کئی اہم اعزازات سے بھی نوازا گیا۔

غزل

سر میں سودا بھی نہیں، دل میں تمنا بھی نہیں
ایک مدت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں
یوں تو ہنگامے اٹھاتے نہیں دیوانہ عشق
دل کی گنتی نہ یگانوں میں، نہ بیگانوں میں
آج غفلت بھی ان آنکھوں میں ہے پہلے سے سوا
لیکن اس ترکِ محبت کا بھروسا بھی نہیں
اور ہم بھول گئے ہوں تجھے، ایسا بھی نہیں
مگر اے دوست، کچھ ایسوں کا ٹھکانا بھی نہیں
لیکن اُس جلوہ گہرے ناز سے اٹھتا بھی نہیں
آج ہی خاطر بیمار شکوبا بھی نہیں
ہم اُسے منہ سے بُرا تو نہیں کہتے کہ فراق
دوست تیرا ہے، مگر آدمی اچھا بھی نہیں

فراق گورکھپوری

مشق

لفظ و معنی

سودا	:	جنون، دیوانگی
تمنا	:	آرزو، خواہش
ترک کرنا	:	چھوڑنا

یگانہ : اس لفظ کے اصل معنی ہیں 'جس کی کوئی نظیر نہ ہو، واحد، لیکن شاعر نے یہاں اسے 'یگانہ' کی ضد کے طور پر استعمال کیا ہے

یگانہ : غیر
جلوہ گہ : جلوہ، صورت، یا صورت کی جھلک نظر آنے کی جگہ

ناز : ادا
شکوبا : جسے صبر حاصل ہو، جسے صبر آ جائے

خاطر : دل
رنجش : ناراضگی
بے جا : نامناسب، بلا وجہ، بے سبب

غور کرنے کی بات

- فراق کی غزل گوئی منفرد آہنگ و انداز رکھتی ہے۔
- فراق کی غزل میں روایت کا پاس بھی ہے اور جدت کا اظہار بھی ہے۔
- فراق کے اسلوب میں صفائی اور بے ساختگی ہے جس کی ایک مثال یہ غزل ہے۔

سوالوں کے جواب لکھیے

1. مطالعے میں شاعر نے کس کیفیت کا اظہار کیا ہے؟
2. 'خاطر بیمار' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
3. غزل کے تیسرے شعر میں محبت کرنے والے کی کس نفسیاتی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے؟
4. جلوہ گہ ناز سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

عملی کام

- استاد کی مدد سے شعروں کی صحیح قراءت کیجیے۔
- غزل کے اشعار خوش خط لکھیے۔
- ذیل میں دیے گئے اشعار کو مکمل کیجیے:

آج ہی خاطر بیمار شکلیاں بھی نہیں

.....

.....

دل کی گنتی نہ ریگانوں میں، نہ ریگانوں میں

© NCERT
not to be republished